© rasailojaraid.com

مجبوری قرار دیا جائے۔ اسلام میں مجبوری اور زبردستی یہ ہے کہ چھری' چاقو یا گولی سے ڈرا کر بات منوائی جائے۔ ظاہر ہے کہ ایسا تو نہیں ہوا۔ ایسی صورت میں جو مہر طے ہوا ہو' وہ دینا پڑے گا۔ بعد میں بیوی سے پورا مہر یا اس کا کچھ حصہ معاف کرا لیا جائے۔ اسے کہہ دیا جائے کہ موقع پر تو میں نے اتنا مہر دینا قبول کر لیا تھا تاکہ تقریب نکاح میں بدمزگی پیدا نہ ہو لیکن اس قدر مہر دینا میری استطاعت سے باہر ہے۔ اس لیے آپ پورا مہر یا مہر کا کچھ حصہ معاف کر دیں۔ شادی سے قبل یا شادی کے بعد دونوں صورتوں میں آپ لڑکی سے یہ مطالبہ کر سکتے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ نکاح کے وقت مہر مقرر کر دینے کے بعد مہر کی معافی یا کمی کا اختیار لڑکی کا ہوتا ہے۔ اس سے لڑکی کے والدین یا خاندان کا کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔ اس لیے آپ یہ مطالبہ لڑکی سے کریں کسی اور سے نہیں۔

اگر مہر ادا کیے یا معاف کرائے بغیر آدمی فوت ہو جائے تو بیوی آخرت میں اپنے حق کا مطالبہ کرے گی اور اس کا یہ حق دینا پڑے گا۔ آخرت میں ادائیگی بہت مشکل اور انتہائی کٹھن ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مہر جو مقرر کیا گیا ہو' ادا کیا جائے' یا پھر اسے اپنی زندگی میں بیوی سے معاف کرا لیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (مولانا عبدالمالک)

اسکارف' گاؤن اور پردہ

س : میں میڈیکل کی طالبہ ہوں۔ ہم سفید کوٹ کے اوپر سے اسکارف سے نقاب کر لیتی ہیں اور گاؤن کے طور پر علیحدہ سے لباس کے اوپر کچھ نہیں پہنا جاتا۔ سفید کوٹ کی لمبائی تقریباً قمیص یا اس سے بھی کچھ کم ہوتی ہے۔ اس طرح سے سارے کپڑے نہیں چھپتے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ طریقہ درست ہے یا نہیں؟ حال ہی میں میرے علم میں یہ اعتراض آیا ہے کہ چونکہ کپڑے زینت ہیں' اس لیے ان کا پورا چھپانا ضروری ہے۔ سفید کوٹ تو ہمیں ہر صورت میں پہننا ہوتا ہے' چاہے اسے کپڑوں کے اوپر پہنا جائے یا گاؤن کے اوپر سے۔ دوسرے طریقے میں خاص طور پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گرمی میں بہت مشکل ہے لیکن اگر صرف سفید کوٹ پہن لینا کافی نہیں ہے تو ظاہر ہے کہ ہمیں اس طریقے کو چھوڑنا ہوگا۔ اس سلسلے میں آپ کی رائے درکار ہے کیونکہ میں الجھن میں مبتلا ہوں۔ کالج اور ہسپتال کے علاوہ ہم لوگ عام برقع کا ہی پورا استعمال کرتے ہیں۔

ج : دورِ جدید کی باشعور نوجوان نسل نے جس طرح اپنے دینی اور ثقافتی تشخص کے حوالے سے سوالات اٹھائے ہیں، وہ قابلِ قدر ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے دین سے وابستہ رہ کر دورِ حاضر کی وسعتوں سے استفادہ کرنا چاہتی ہے۔ اس پس منظر میں آپ کا سوال اسلام کے تصورِ لباس و زینت سے تعلق رکھتا ہے۔

لباس زینت کو چھپاتا بھی ہے اور زینت دیتا بھی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے سورۂ نور کی آیت ۳۱ میں یوں فرمایا ہے: ''اور اے نبیؐ، مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت (بناؤ سنگھار) نہ دکھائیں بجز اُس کے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔ وہ اپنا بناؤ سنگھار نہ ظاہر کریں مگر اِن لوگوں کے سامنے: شوہر، باپ، شوہروں کے باپ، اپنے بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائیوں کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنے میل جول کی عورتیں، اپنے لونڈی غلام، وہ زیردست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں...... (۲۴:۳۱)

یہاں زینت جس کا ترجمہ صاحبِ تفہیم القرآن نے بناؤ سنگھار کیا ہے، اگر غور کیا جائے تو جہاں زینت کا مفہوم وہ زینت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم میں رکھ دی ہے، یعنی جسم کے خدوخال وغیرہ، وہاں اس سے مراد وہ زینت بھی ہے جو زیور یا غازہ وغیرہ کی شکل میں اختیار کی جاتی ہے۔ چنانچہ سینوں پر اوڑھنیوں کے آنچل ڈالنے کا تعلق اللہ کی بنائی ہوئی اور زیورات والی زینت سے نظر آتا ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی سمجھا دی گئی کہ اگر لباس شوخ اور چمکدار یا متوجہ کرنے والا ہو، یا گلے کانوں میں زیور پہنا ہو تو اوپر سے چادر کو یوں گرا لیا جائے کہ خوب صورتی چھپ جائے۔ قرآن کریم نے زینت کے حوالے سے جو تعلیمات دی ہیں وہ نہ صرف متوازن ہیں بلکہ انسان کی ان خواہشات کے پیشِ نظر دی گئی ہیں جو وہ عام حالات میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پوری کرنا چاہتا ہے۔ اگر ایک خاتون زیورات کا استعمال کرنا چاہتی ہے تو وہ انھیں استعمال کرے لیکن نمود و نمایش اور دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ نہ بننے دے۔ اسی لیے آیت کے آخری حصّے میں یہ نہیں کہا گیا کہ پاؤں میں پازیب کا استعمال منع ہے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ پاؤں کو اس طرح مار کر چلنا کہ وہ اس پازیب کو ظاہر کر دے، ممنوع ہے۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے پاؤں کو اس طرح جنبش دینا کہ گویا پازیب تو نہ پہنی ہو لیکن فیشن پریڈ میں چلنے کا تاثر بن جائے تو یہ بھی غلط قرار پائے گا۔

بعض زینتوں کو اسلام نے جائز بلکہ مستحسن قرار دیا ہے، جیسے شوہر کے لیے زینت کا اختیار کرنا، یا مسجد جاتے ہوئے مردوں کا اچھا لباس اور وضع قطع اختیار کرنا (الاعراف ۷:۳۱)۔ پھر یہ بات بھی اسی سیاق میں فرما دی گئی کہ ''اے نبیؐ، ان سے کہو، کس نے اللہ کی اُس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالا تھا اور کس نے اللہ کی بخشی ہوئی پاک چیزیں ممنوع کر دیں؟'' (۷:۳۲)

جہاں تک سوال لباس کے اوپر گاؤن کے استعمال کا ہے اگر آپ غور کریں تو سادہ لباس خود جسم کی زینت کو چھپانے کے لیے ہوتا ہے۔ اگر اس پر گاؤن استعمال کر لیا جائے تو پھر زینت کے چھپانے کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ چاہے گاؤن کی پیمایش قمیص کے لگ بھگ ہی ہو۔ لباس اگر سادہ ہے، یعنی شلوار قمیص جسم پر چست نہیں ہے، کپڑا اتنا باریک نہیں ہے کہ جسم نظر آئے تو صرف ایسی چادر جو جسم کے اوپر کے حصّے کو پوری طرح ڈھانپ لے اور جس سے سر کے بال اور گردن یا سینہ نظر نہ آئے، جلباب کی تعریف میں آتی ہے جسے خود قرآن کریم نے متعین کر دیا ہے۔ آپ کے حوالے سے گاؤن اور اسکارف وہی کام کرتا ہے جو جلباب کا ہے۔ اس سے برقع کا مقصد بڑی حد تک حاصل ہو جاتا ہے۔ گاؤن سفید ہو یا براؤن یا گرے، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کالج اور ہسپتال کے علاوہ بھی اسکارف کے ساتھ گاؤن نما کوٹ کا استعمال پردے میں شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ گاؤن بڑی حد تک برقع کا قائم مقام ہے اور خود زینت نہیں بلکہ زینت کو چھپانے کا ذریعہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

© rasailojaraid.com